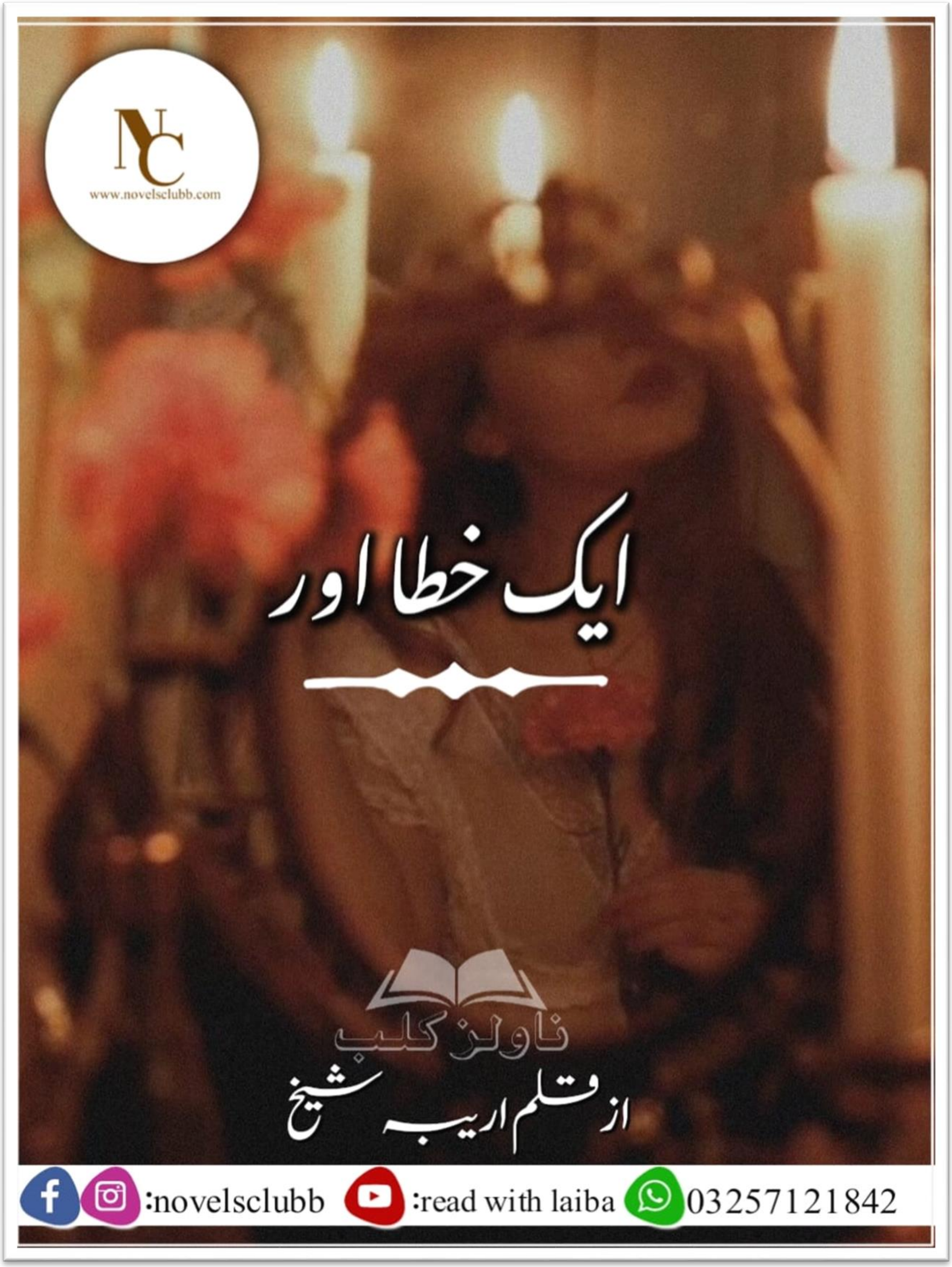
www.novelsclubb.com
ایک خطا اور
ناولز کلب
از قلم اریبہ شیخ
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

ایک خطا اور

از قلم

اریبہ شیخ

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

صنف: ناول

عنوان: ایک خطا اور

تحریر: اریبہ شیخ

" ساتویں قسط "

..اِک شخص آیا تھا میرے پاس

..سیاہ چوغہ پہنے ہوئے

..سر کو زمین کی طرف جھکائے ہوئے تھا وہ

..چہرے پر ایک نقاب سا تھا

..جس پر نقش نصب ایک گیدڑ کا تھا

..اُنگلیاں باہم پھنسائے ہوئے تھا وہ

..سوچ کو الجھائے ہوئے تھا وہ

..پوچھا جو میں نے اُس سے ایک وجہ کے بارے

WWW.NOVELSCLUBB.COM

FB/INSTA:NOVELSCLUBB

..نظر اٹھا کر بولا قتل کی وجہ ہوتی ہے کمال

..پوچھا میں نے بھی ایسا کیا ہے راز؟

..پھر اٹھایا اُس نے سر چہرے سے پردہ ہٹا کے

..پُراسرار سی مسکراہٹ اس کے لبوں پر تھی

..شیطانی سی چمک آنکھوں میں لیے

..ہوا میں خوفزدہ اس کو پہچانتے

..نکالا پھر اُس نے چوغے سے خنجر

..خون بہہ رہا تھا اس پر قطرہ قطرہ

..پھر بولا میرے بدن کو یقدم چیر کر وہ

..انسان مرتا نہیں ہے اس لیے

..کہ گھونپا گیا ہو اُس کی پیٹھ میں خنجر

..مرا وہ اس لیے کہ خطا کر بیٹھا تھا وہ

..پیچھے مڑ کر پہچان گیا تھا وہ

..ہاتھوں میں خنجر لیے اس قاتل محبوب کو

..گرتا گیا میں اُس زمین پر بوندوں کی طرح

WWW.NOVELSCLUBB.COM

FB/INSTA:NOVELSCLUBB

..مڑ گیا وہ شخص پھر سے نقاب سا ڈال کر

..دیکھ کر کچھ لوگ آئے جو میری طرف

..پوچھا جو اُنہوں نے میرے حال کے بارے

..میں یہ بتا بھی نہ سکا بے حال سا

..اِک شخص آیا تھا میرے پاس

..سیاہ چوغہ پہنے ہوئے

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

محبتوں کے دوش۔۔ نئی کہانی کی شروعات۔۔

وہ قدم بہ قدم چلتا اُس تک پہنچا جو چادر میں ملبوس پارک کے بینچ پر بیٹھی ادھر ادھر دیکھنے میں مصروف تھی۔۔ گویا کسی کے انتظار میں ہو۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اُس سے ہی کچھ فاصلے پر رکتا وہ گہری سانس بھرنے لگا۔۔ہاتھ میں موجود اسائیمنٹ پر گرفت مضبوط کی۔۔کچھ لمحے کا توقف لیتا وہ دوبارہ سے اُس کی جانب بڑھا۔۔اپنی منزل سے دو قدم فاصلے پر رکتا۔۔گلا کھنکھارنے لگا۔ نگاہیں ہمیشہ کی طرح اب بھی جھکالی گئی تھی۔

ادا صعم کو سمجھ نہ آیا کا وہ اسے کیسے مخاطب کرے۔۔اپنے قریب انجانی سی خُوش بو محسوس کرتے سنیہا ٹھٹھکی۔اپنے پاس کھڑے انجان سے لڑکے کو کھڑے دیکھ نا سمجھی سے دیکھنے لگی۔ مقابل کو گلا کھنکھارتے دیکھ وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

کچھ کہنا ہے ؟"لہجہ نرمی لیے ہوئے تھا۔جب کہ پاس کھڑا ادا صعم تھوڑا حیران ہوا۔پروفیسر " داؤد نے تو کہا تھا کہ اُس کا لہجہ ہمیشہ سخت ہوتا ہے ذرا سنبھال کر بات کرنا۔۔غصے کی تیز ہے وہ۔۔۔سنیہا کی پچھلے کچھ دونوں سے ایک امپورٹنٹ آسائیمنٹ پروفیسر داؤد کے پاس تھی جو اُنھوں نے ریفرینس کے طور پر سنیہا سے لی تھی۔ فنکشن کی وجہ وہ خود آنے سے قاصر تھے اسی لیے ادا صعم کو آسائیمنٹ دینے کے لیے کہا تھا۔ہاں ! مگر تنبیہہ کرنا نہیں بھولے تھے کیوں کہ سنیہا کی عادت ہی ایسے تھی کہ کسی بھی لڑکے کی ہمت نہیں ہوتی وہ اُس سے بات بھی کے لیتے ۔۔ہمیشہ رکھائی سے بات کرتی تھی جس کی وجہ سے بہت سے لڑکے احساس توہین سمجھ کر سر سے شکایت کر دیتے۔۔ایک ساتھ یونیورسٹی میں پڑھتے ہوئے بات کرنا ایک عام سی بات تھی مگر سنیہا عام ہر گز نہیں تھی بہت خاص تھی وہ۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"حیران ہونے والی کیا بات ہے؟"

پاس پڑی کتابوں کو اپنے بیگ میں ڈالتی وہ نگاہیں جھکائے ہوئے تھی۔

نہیں۔۔وہ اصل میں۔۔"ادا صعم کچھ ہچکچاہٹ میں مبتلا ہو گیا۔۔اُس کی ایسی حالت ہونا بنتی بھی تھی کیوں کہ پہلی مرتبہ کسی مخالف صنف سے براہ راست مخاطب ہونا اور لڑکی بھی وہ جس کو پہلی نظر میں دیکھتے ہی عقیدت سی محسوس ہوئی تھی۔

جن کی آنکھوں میں عقیدت اور احترام ہو اُن سے نرم لہجے میں بات کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہوتا۔" سادگی سے کہتی وہ اپنا بیگ دائیں طرف کندھے پر لٹکاتی سامنے کی طرف دیکھنے لگی۔۔جیسے سامنے سے کسی کے آنے کا انتظار کر رہی ہو۔

ادا صعم اس کی بات پر مسرور سا ہُوا۔انجانی سی خوشی نے جیسے اُس کے گرد گھیرا ساڈال دیا ہو۔وہ خود اپنے احساسات سمجھنے سے قاصر ہوتا جا رہا تھا۔۔انجانی سی خواہش نے بیداری لی۔وہ اُس کی نیلی آنکھوں کو دیکھنا چاہتا تھا۔۔اور شدت سے دیکھنا چاہتا تھا۔۔مگر وہ اُن نیلی انکھوں کو اپنی آنکھوں سے مس بھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔جیسے نظروں کے تبادلے ہی اُسے گُنہگار کر دے گے۔۔جیسے اُس کی ایک نظر بھی سامنے کھڑی لڑکی کی طرف اٹھتی تو خود کے وجود کو ہی داغدار کر دیتی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لوگوں کے اندر جھانک لیتی ہے آپ؟" بے اختیار وہ سوال پوچھ بیٹھا۔۔ پتہ نہیں کیوں پر وہ" پوچھ بیٹھا تھا۔ سنیہا اُس کے سوال پر ہلکا سا مسکرائی۔ آنکھوں کے جھالر دونوں اعتراف سے ابھی بھی گرے ہوئے تھے۔

شاید آپ نے کبھی سنا نہیں۔۔ آنکھیں انسان کے وجود کا آئینہ ہوتی ہے جو اُس کی اصلیت اور" "باطن کو بغیر کسی ملاوٹ کے بالکل خالص ظاہر کرتی ہے۔

آنکھوں سے پہچان کیسے ہو جاتی ہے؟" وہ کچھ نا سمجھی سے استعفار کرنے لگا۔۔ اُس کے سوال کا" جواب دیے بغیر سنیہا نے اپنی ہتھیلی آگے کی۔

جُھکی نظریں جب چادر سے ڈھکی ہتھیلی پر گئی تو بے اختیار شرمندہ سی ہو گئی۔ جلدی سے ہاتھ میں پکڑی اسائنمنٹ آگے بڑھائی گئی۔ وہ خاموشی سے سامنے دیکھتی اپنے ہاتھ کو دائیں بائیں ہلانے لگی۔ یقیناً اُس کا انتظار ختم ہوا تھا۔ دونوں نفوس سامنے سے اسی کی جانب بڑھ رہے تھے۔۔

ادا صعم اُس کی حرکات کو محسوس کرتا خود بھی سامنے کی طرف دیکھنے لگا۔۔ ایک نظر ڈالتے ہی وہ سامنے سے نظر آتے ایک چہرے کو تو پہچان چکا تھا۔۔ وہ التمش انصاری تھا۔ بھلا اُن کی یونیورسٹی کا سب سے بڑا ڈونر کون نہیں جانتا ہو گا۔۔ گہری سانس بھرتا وہ واپس جانے کو پلٹا۔۔ یک دم پیچھے سے آنے والی آواز نے اُس کے قدم جکڑے۔

میری اماں بی کہتی ہے کہ اللہ پاک نے خاص طور پر عورت کو ایک چھٹی حس سے نوازہ ہوتا ہے" جس سے وہ اپنے اُوپر اٹھنے والی تمام نگاہوں بغیر دیکھے ہی پہچان سکتی ہے۔کون کس نگاہ سے دیکھ رہا ہے فوراً جان لیتی ہے۔اور نرمی صرف اُن کے لیے ہی رکھنی چاہیے جن کی نظروں میں بھی آپ کے لیے عقیدت ہو۔"

اور آپ کو کیسے پتہ چلے گا کہ نظروں میں عقیدت ہی ہے؟" سر جھکائے ہلکے سے مسکراتے" ہوئے سوال کیا۔

جب مقابل آپ کو دیکھتے ہی نظریں جھکا لے۔کہ اُس کی ایک لمحے کی نظر بھی کہیں سامنے والی" کے پردے کی توہین نا کر دے "اور پھر کیا تھا! سنیہا نے کہا اور ادا صعم فوراً قائل ہو گیا۔۔اُس نے اپنی جُھکی نظروں کو ہمیشہ جُھکی رکھنے کی شدت سے تمنا کی۔۔وہ بھی تو اسی لیے نظر نہیں اٹھاتا تھا۔وہ وہی کھڑا رہ گیا۔۔سنیہا سامنے سے آتے التمش اور حدیم کو دیکھتی تیزی سے اُن کی جانب بڑھی۔پاس پہنچتے ہی آلتمش اُسے اپنے حلقے میں لیے باہر کی جانب بھرنے لگا۔اُس نے سنیہا سے کوئی سوال نہیں کیا تھا۔۔کہ وہ کس سے کیوں اور کب بات کر رہی تھی۔اُسے اعتبار تھا اپنی زبردستی کی رضاعی بھتیجی پر۔۔اور سنیہا کو اس اعتبار پر مان۔۔ تبھی تو اتنے آرام سے ان

کے ساتھ آگے بڑھ رہی تھی۔۔اور میں نے کہانا۔۔التمش انصاری کو اپنوں کے مان رکھنے آتے تھے۔

حدیم ماموں۔۔آپ کب آئے؟"سنیہا التمش کے بازو سے کھیلتی حدیم سے سوال پوچھنے لگی" جو سر جھکائے خاموشی سے ساتھ چلتا جا رہا تھا۔

خدا کے لیے سنیہا۔۔مجھے ماموں نا بنایا کرو۔۔بھئی ابھی میری عمر ہی کیا ہے؟"مگر خاموشی" طویل نا تھی۔۔سنیہا کے سوال پر اگلے ہی لمحے وہ خاصا جھنجھلایا۔۔کیا اس کو نہیں پتہ تھا کہ اس کا حدیم "ماموں" کتنا ایج کونشیئس ہے؟؟؟

التمش ماموں میرے ماموں۔۔اور آپ میرے ماموں کے بھائی۔۔تو آپ بھی میرے ماموں" ہی ہوئے نا حدیم "ماموں"۔اُس نے شرارتی لہجے میں ماموں پر خاصا زور دیا۔۔اور حسب عادت اُسے ایک ہی جواب سننے کو ملا۔

رضاعی ماموں" حدیم نے رضاعی پر اچھا خاصا زور دیا۔۔اور اب باری تھی ہماری سنیہا کے" جھنجھلانے کی۔۔

ماموں ماموں ہوتے ہیں یہ رضاعی سے کیا فرق پڑتا ہے حدیم ماموں "سنیہا اچھا خاصا اپنی بات" پر زور دیتی تیزی سے آگے کی طرف بڑھی۔۔حدیم بھی اُس کے ساتھ ہی بڑھتا گیا۔بحث ابھی بھی پورے زور وشور سے جاری تھی۔التمش ہمیشہ کی طرح اُن کی نوک جھوک کے مزے لیتا

اُن سے دو قدم پیچھے چلتا جا رہا تھا۔۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ گاڑی کے پاس پہنچتے۔۔اُس میں بیٹھے ۔التمش ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتا جبکہ اُس کے ساتھ پیسنجر سیٹ پر بیٹھ حدیم پیچھے کو مڑتا پیچھے کی جانب بیٹھی سنیہا کو ابھی بھی چڑانے میں مصروف تھا۔۔اور پھر یہ سلسلہ پورے راستے تک جاری رہا۔۔اپنی مسافت پر پہنچ کر گاڑی تیزی سے رکی۔۔اور اس سے دوگنا تیزی سے اُن کی بحث بھی۔۔ جس کا نتیجہ ہمیشہ کی طرح آج بھی اُن دونوں نے مل کر نکالا تھا۔

تمہارے التمش ماموں سنگل تو رہے نہیں۔۔ بھئی شادی شدہ لوگوں میں شامل ہے۔۔ تو ان" کو ماموں بولو کوئی مسلہ نہیں۔۔جب میری شادی ہو جائے گی تب مجھے بھی ماموں کہہ لینا۔"ہاتھ کھڑے کرتا حدیم نے اعلانیہ طور پر تفصیل بیان کی۔۔اور سنیہا تیزی سے اثبات میں سر ہلانے لگی جیسے اُس کی بات سے مکمل طور پر متفق ہو۔۔اور اب کی بار جھنجھلانے کی باری التمش "ماموں" کی تھی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

تہجّد کی نماز کے بعد اس نے دعا کی لیے ہاتھ اٹھائے۔۔ایسا نہیں تھا کہ وہ کبھی نماز نہیں پڑھتی تھی۔۔ کبھی کبھار جب فارغ ہوتی تو پڑھ لیا کرتی تھی۔۔اور یہ عادت بھی اسے ادا صعم نے ہی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ڈالی تھی۔۔ہاں مگر نماز پڑھ کر اٹھ جاتی کبھی دعا کے لیے ہاتھ اٹھ بھی جاتے تو خالی سوچ ذہن میں لیتی اٹھ جاتی۔۔مانگنے کے لیے کچھ تھا ہی نہیں۔سب کچھ تو تھا۔۔

سب کچھ تو ہے ہمارے پاس۔۔خدا سے کیا مانگے؟جب انسان اسی سوچ کے گرد گھومتا رہے گا تو دوسری سوچ کی جانب کیسے دھیان دے گا؟۔۔اگر خدا سب کچھ دے رہا ہے تو چھین بھی تو سکتا ہے۔۔انسان اُسی کے قائم رہنے کی دعا مانگ لے۔۔

کبھی کبھی زندگی میں سب کچھ ہونے کے باوجود بھی خدا سے کچھ مانگ لینا چاہیے۔۔مال نہیں تو سکون۔۔آسائش نہیں تو صبر۔۔کیا پتہ کون سے موقعے پر کون سی دعائیں کام آجائے۔

دعائیں کبھی فضول نہیں جاتی۔۔ایک نا ایک موقعے پر کام ضرور آتی ہے۔

حال کے لیے نہیں تو انسان مستقبل کے لیے ہی مانگ لے۔

جب انسان اپنے بھرے ہوئے ہاتھوں کو دیکھ کر خدا سے مانگنا چھوڑ دے تو بعد میں اپنے خالی ہاتھوں کو دیکھ کر بھی کچھ مانگنے کی ہمت نہیں کر پاتا۔

جتنا ہو سکے انسان کو دعاؤں کا مجموعہ سمبھال لینا چاہیے۔مشکل وقت میں جمع پونجی ہی زیادہ تر کام آتی ہے۔

مگر آج اُس کے پاس مانگنے کو بہت کچھ تھا۔۔لمحے بھر کو وہ اپنے خالی ہاتھوں کو خالی نظروں سے گھورتی رہی۔پھر یک دم ایک ہچکی بھرتی اٹھ کھڑی ہوئی۔اُس میں ہمت نہیں تھی کچھ مانگنے

کی۔۔کس منہ سے مانگتی ؟۔۔جب سب کچھ تھا تو شکر تک کے لیے ہاتھ کھڑے نہیں ہوا سکے اور اب جب کچھ چاہیے تھا تو کیسے فوراً ہاتھ کھڑے کیے گئے تھے۔

گہری سانس بھرتی وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔جائے نماز کو تہہ لگاتی الماری میں رکھ کر بیڈ کی جانب آئی ۔پاس پڑے موبائل کو پکڑتی بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا گئی۔اب اس کی اُنگلیاں تیزی سے فون پر حرکت کر رہی تھی۔ایک نمبر ملا کر فون کو کان سے لگاتی آنکھیں موند گئی۔چار بیل جانے کے بعد دوسری طرف سے بلاآخر فون اٹھالیا گیا۔۔مقابل کی بھاری ہوتی آواز سن کر سیدھی ہوئی۔۔یقیناًوہ نیند سے جاگی تھی۔دوسری طرف سے خاموشی محسوس کرنے کے بعد وہ گہرے سانس لیتی اک ہی بار میں اپنی بات پوری کر گئی۔

"مجھے سنیہا سے ملنا ہے۔میرے بھائی کی محبت سے۔۔میں ملنا چاہتی ہوں۔"

نیمل کی بات پر دوسری طرف خاموشی کا طویل وقفہ لیا گیا۔پھر اچانک سے دوسری جانب سے فون کاٹ دیا گیا۔نیمل لب بھینچتی بند ہوتی اسکرین کو گھورنے لگی۔چند لمحے گھورنے کے بعد اسکرین یک دم سے روشن ہوئی۔منہل کی طرف سے آیا پیغام پورے آب وتاب سے واضح ہو رہا تھا۔۔اُسے سنیہا سے ملنے کا راستہ مل چکا تھا۔

راستے کو اچھی طرح سے پرکھنے کے بعد اس نے دوبارہ سے ایک اور نمبر ملایا۔اب کی بار پہلی بیل پر ہی اٹھالیا گیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں یہ کیس سامنے سے نہیں لڑوں گی بل کہ پردے کے پیچھے سے شبیر صاحب کو گائیڈ کرتی رہو گی۔ کسی کو خبر نہیں ہونی چاہیے کہ کیس میں ہینڈل کر رہی ہوں۔ بس اب دیکھنا یہ ہے کہ نیمل جعفری کے مقابل ہوتا کون ہے؟" سکون سے کہتی وہ دوسری جانب کی بات سنے بغیر ہی فون کاٹ گئی۔ وہ سمجھ گئی تھی اُسے کیا کرنا ہے۔۔ خدا کے در پر کوئی جائے تو وہ بے شک کچھ نہ مانگے مگر خُدا اپنے در پر آئے بندے کو خالی ہاتھ کبھی نہیں لوٹاتا۔۔ اور نیمل جعفری بھی خُدا کے در سے کچھ پا کر آئی تھی جو بہت جلد سب پر اشکار ہونے والا تھا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

محبت میں انتظار لازم ہوتا ہے کیا؟۔" اب کی بار صدام نے بغیر کسی جھجھک کے سوال کیا۔ وہ دونوں آج پھر ہمیشہ کی طرح سیاہ رات میں آسمان کے چمکتے ستاروں کو اپنی آنکھوں کے ذریعے سراہتے باتوں میں مگن تھے۔ مگر فرق یہ تھا کہ صدام آج معمول سے ہٹ کر خاصا سنجیدہ نظر آ رہا تھا۔ وہ دونوں کھلے آسمان تلے چارپائیاں بچھائے بہت سکون سے لیٹے ہوئے تھے۔۔ اذلان تھوڑا اس فائل کو لیے کر پریشان سا تھا مگر ستاروں کی چمک نے جیسے اُس کی پریشانیوں کو لمحے بھر کے لیے اُس سے دور جھٹک دیا تھا اور انسپکٹر صاحب اس لمحے کو غنیمت جانتے سکون سے گزرنا چاہتے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہلکی سی مسکراہٹ لیے اُس نے اپنے ساتھ بچھی چارپائی پر لیٹے صدام کی طرف دیکھا۔

قسم لے لیں بھائی کوئی محبت کا چکر وکر نہیں ہے وہ تو میں بس ویسے ہی پوچھ رہا تھا۔"اذلان کی "تیز نظریں خود پر محسوس کرتے وہ تیزی سے بیٹھ کر چیخنے لگا۔

اس کی اتنی تیزی سے وضاحت دینے پر وہ کانوں پر ہاتھ رکھتا قہقہ لگانے لگا۔صدام نے حیرانی سے اُسے دیکھا جو قہقہ لگاتے بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔حیرانی سے دیکھنا بنتا بھی تو تھا۔۔ایسے نظارے روز روز تھوڑی نا دیکھنے کو ملتے تھے۔

خود پر نظروں کا ارتکاز محسوس کرتے وہ تھما۔حیرانی سے صدام کی طرف دیکھنے لگا جو حیرانی کی انتہا کرتے ہوئے اُسے ٹکٹکی باندھے تکنے میں مصروف تھا۔۔وہ یک دم ٹپٹپا گیا۔آنکھوں سے اشارہ کرتے وضاحت مانگی گئی۔اب وہ ہتھیلی کو تھوڑی پر سجائے معصومیت سے آنکھیں ٹپٹپانے لگا۔

بھئی حیران ہونا بنتا بھی تو ہے۔۔اب ایسے خوبصورت نظارے روز دیکھنے کو تھوڑی ملتے ہیں" ۔۔ویسے بھائی اگر آپ کسی لڑکی کے سامنے غلطی سے بھی مسکرا اٹھے نا تو میں گارنٹی دیتا ہوں وہ پکا آپ پر فلیٹ ہو جائے گی۔"وضاحت کے ساتھ ایسے جتلایا گیا جیسے بہت پتے کی بات ہو۔صدام مزے سے کہتا دوبارہ لیٹ کر چاند کو تکنے لگا جب کہ اذلان مسکراہٹ سمیٹتا پل میں خیالوں میں کھو یا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تم مجھے ایک بات بتاؤ نیمل۔۔ایسی کون سے بات ہے جو تمہیں اس۔۔اُس اذلان سے محبت کرنے پر مجبور کر رہی ہے؟"اقصیٰ کیفٹیریا میں بیٹھی بے بسی سے اپنے سامنے بیٹھی نیمل سے پوچھنے جو کافی کا کپ ہاتھوں میں تھامے بڑے مزے سے اقصیٰ کے تاثرات کو دیکھنے میں مصروف تھی۔

اذلان جو اپنے دوست اسد کو کیفیٹریا میں بیٹھا دیکھ اس کی طرف اپنے قدم بڑھا رہا تھا اپنے نام کی پُکار پر اپنے قدم بے اختیار روک گیا۔البتہ اُن دونوں کی آواز قدرے دھیمی تھی مگر وہ بھی مستقبل کا بڑا آفیسر تھا۔۔کان تو تیز ہونے ہی تھے۔اذلان نے انہیں نظرانداز کرکے آگے کو بھرنا چاہا مگر سامنے بیٹھی لڑکی کے بولے گئے جملے پر وہ حیرانگی سے اسے دیکھنے پر مجبور ہو گیا جو قدرے کونے والی کُرسی پر اپنی مسکراہٹ دباتی اپنے سامنے بیٹھی لڑکی کو شرارتی نظروں سے دیکھنے میں مصروف تھی۔

کریم کلر کا اونی سویٹر پہنے جس کی آستینوں نے انگلیوں کو چھوڑ کر ہتھیلی تک کو اچھے سے ڈھانپا ہُوا تھا ساتھ میں ڈارک براؤن رنگ کی کھلی سی پینٹ پہنے اپنے سیاہ آدھے بالوں کو کیچر میں مقیم کیے جن کی چند آوارہ لٹیں اُس کے نرم چہرے کو چھو رہے تھے وہ ایک پیاری سی سفید بلی کی طرح لگ رہی تھی۔خیر اذلان کو تو بلی ہی لگی تھی وہ۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تم نے اس کی مسکراہٹ نہیں دیکھی اقصیٰ۔۔ باخدا اگر دیکھ لو تو فدا ہی ہو جاؤ۔۔اُس کے" چہرے سے زیادہ اس کی مسکراہٹ خوبصورت ہے۔۔وہ جس طرح قہقہ لگاتا ہے تو ایسے معلوم ہوتا ہے جیسے بہارِے بھی کھلکھلانا شروع ہو گئی ہو۔فسوں سا سکون ہوتا ہے اُس کے لبوں پر۔" نیمل خود بھی شاید نہیں جانتی تھی کہ کو کیا بول رہی ہے۔۔بس ٹرانس کی کیفیت میں سرگوشیاں جاری تھی۔

مگر اب میں تمھیں اُس کی مسکراہٹ تو کیا اسے دیکھنے کی بھی قطعی اجازت نہیں دوں" گی۔۔ سمجھی تم! اقصیٰ کو اشتیاق سے اپنی بات سنتا دیکھ آخر میں کو اُنگلی اُٹھاتی وارن کرنے کے انداز میں گویا ہوئی۔اقصیٰ اُس کا انداز دیکھتی ہنسی اور پھر ہنستی چلی گئی جب کہ ان سے کچھ فاصلے پر کھڑے اذلان کا حال اس سے بالکل مختلف تھا۔لبوں پر سے مسکراہٹ جیسے نوچ لی گئی تھی۔۔قہقے لگانے کی نعمت جیسے اُس سے چھین لی گئی تھی۔۔کیا کسی انسان کو صرف مسکراہٹ سے بھی محبت ہو سکتی ہے؟ مگر وہ کوئی اور تو نا تھی۔۔نیمل جعفری سب سے الگ تھی۔

وقت گزرتا گیا۔۔لمحے سرکنے لگے۔۔ماضی سے حال تک کا نامکمل سفر قدرے تکلیف سے تہہ ہوتا گیا۔

تم نے پوچھا تھا کہ محبت میں انتظار لازم ہوتا ہے کیا؟"۔۔یہی پوچھا تھا نا؟" چاند پر نظریں" جمائے آہستگی سے تصدیق چاہی گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

صدام اب کچھ تجسس سے اپنے بڑے بھائی کو دیکھنے لگا جس کے چہرے پر سکون کے تاثر واضح تھے۔

"محبت میں انتظار لازم ہوتا ہے۔ مگر صرف تب جب مقابل کے لوٹ آنے کا یقین ہو۔۔اور اگر یقین نا بھی ہو تو موہم سی اُمید ہو۔۔ایسے میں انتظار کیے بغیر آگے بڑھ جانے سے محبت کی توہین جیسی خطا نہیں کرنی چاہیے۔"

"اور اگر کوئی امید باقی نہ ہو تو؟"

"تو ایسے میں انتظار کی سولی پر لٹک کر لاش کی بے حرمتی کرنے سے اچھا ہے کہ انسان اپنے وقت کی قدر کرے اور بہتر طریقے سے موو ان کر لے۔"

"محبت سے موو ان آسان ہوتا ہے کیا؟"

"کیا تمہیں یقین ہے کہ جس سے موو ان کرنا ہے وہ محبت ہی ہے؟"

"کیا مطلب؟"

"مطلب یہ کہ موو ان محبت سے کرنا ہے۔۔وہ اٹریکشن بھی تو ہو سکتی ہے۔ جس کو تم محبت سمجھ بیٹھے ہو"

"اور آپ کو ایسا کیوں لگتا کہ وہ محبت نہیں فقط اٹریکشن ہے؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیوں کہ محبت پانے کے لیے اپنی محبت میں صدق لانا ضروری ہوتا ہے۔اور پھر جس محبت میں صدق آجائے تو خُدا بھی اس کے حصول کے لیے مجزے کر دیتا ہے۔پھر ایسا کیسے ممکن ہے کہ محبت میں عقیدت اور صدق ہو اور وہ نا ملے ؟یہ تو سراسر بیو قوفانہ بات ہے۔

تو یعنی وہ سب ایک اٹر یکشن ہوتی ہے اگر محبت ہوتی تو ضرور ملتی۔"اب کی بار صدام کچھ اُداس لہجے میں گویا ہوا۔

بالکل۔۔ مُجھ سے پوچھو تو میری یہی رائے ہیں۔۔کیا پتہ کسی اور کی سوچ بالکل مختلف ہو۔"اب کی بار اذلان اُس کی طرف رخ موڑتا ہلکی مسکراہٹ لیے کندھے اچکا گیا۔

مگر ایک بات تو میں پورے یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ عقیدت کے بغیر محبت نا مکمل ہوتی ہے۔

"جس محبت میں عقیدت نا ہو وہ محبت ناسور بن جاتی ہے۔"

صدام اس کے چہرے پر نظریں ٹکائے ہوئے تھا۔۔بے اختیار وہ سوال کر بیٹھا۔

"کیا آپ کو اُمید ہے کہ آپ کا انتظار رائیگاں نہیں جائے گا؟وہ ضرور لوٹ کر آئے گی؟"

اذلان چند ثانیے اُس کے چہرے کو تکتا رہا۔۔کوئی سوال نہیں کوئی سوچ نہیں۔۔وہ بولا بھی تو فقط اتنا۔

اُمید نہیں یقین ہے مجھے" صدام اس کے جواب پر کچھ کہے بنا نیچے کی جانب بڑھ گیا۔اور وہ "
وہی کا وہی لیٹا آنکھیں موند گیا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

آپ نے کیا سوچا ہے اب ؟"کن انکھیوں سے دیکھ کر انوشے بیگم نے جعفری صاحب سے "
سوال کیا جو ڈریسنگ ٹیبل سے قیمتی گھڑی اٹھاتے اپنی کلائی کی زینت بنانے میں مصروف تھے۔
کس بارے میں ؟"وہ جان کر بھی انجان بنتے گئے۔"
کیس کے بارے میں۔۔اور کس کی بات پوچھ سکتی ہوں میں آپ سے" لہجے میں طنز کی رمق "
شامل تھی۔
بالکل۔۔پوچھنے کی حماقت بھی کبھی نہیں کرنا۔"اثبات میں سر ہلاتے لبوں پر تمسخر سے ہنسی "
لاتے وہ بیڈ کی جانب بڑھے جہاں اُن کا استری شدہ سیاہ کوٹ پڑا تھا۔
انوشے بیگم بیڈ کراؤن سے ٹیک چھوڑتے اٹھی۔۔اُن کا کوٹ ہاتھ میں لیتی آگے کو بڑھی۔
جعفری صاحب آگے بڑھتے ناگواری سے کوٹ کھینچ گیے۔
میں پہنا دیتی ہوں۔"کوٹ کو پکڑنے کے لئے ہاتھ اگر بڑھایا ہی تھا کہ جعفری صاحب اچھنبے "
سے اُس کے ہاتھ کو جھٹکا دیتے پڑے کر گئے۔
"ان چونچلوں اور سفارش کی ضرورت نہیں ہے۔جو چاہیے وہ بولو۔"وہ تلخی سے گویا ہوئے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مجھے آپ سے کیا چیز چاہیے ہو گی بھلا؟؟ جب آپ میرے پاس ہے۔" بات کا برا منائے بغیر" وہ مسکراتی رہی۔

میں تمہارے پاس ہوں؟؟ واقعی!" بلا کی حیرت سے اپنی جانب اُنگلی اٹھائے انہوں میں" پوچھا۔

بالکل بیوی ہوں میں آپ کی۔" ہی نزاکت سے کندھے پر ہاتھ رکھتی سہلانے لگی۔ جعفری" صاحب نے ایک نظر اُنہیں دیکھا اور پھر ایک نظر اپنے کندھے پر رکھے اُن کے ہاتھ کو۔ درشتگی سے وہ کلائی سے جکڑتے ہاتھ کو کمر کی طرف لے گئے۔ انوشے بیگم ان کی سختی پر کراہی تھی۔

"بیوی ہو تو بیوی بن کر رہو۔۔ محبوبہ بننے کی ضرورت نہیں ہے۔"

میں محبوبہ ہو بھی نہیں سکتی جعفری صاحب۔" جتاتے لہجے میں جیسے باور کروایا گیا۔"

اچھا کیا واقعی؟" اُنھیں کچھ حیرت سی ہوئی۔"

"ان چاہا وُجود بیوی کا ہی کیوں نا ہو۔۔ محبوب نہیں بن سکتا۔"

میں آپ کی بیوی ہوں آپ کے جائز بچوں کی ماں۔۔ محبوبہ کی طرح ناجائز۔۔۔" اُن کی بات پر اپنے آپے سے باہر ہوتے چلانے کی حماقت کرتی منہ پر پڑنے والے بھاری ہاتھ کے تھپڑ نے جیسے اُن کی زبان کو گُنگ کر ڈالا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

خبردار۔۔اپنی زبان کو لگام دو۔ابا کی وجہ سے رشتہ نبھایا تھا میں نے بھولو مت۔۔ورنہ تم جیسی عورت کو دیکھنا بھی گوارہ نہ کرتا۔"

"مُجھ جیسی عورت سے کیا مراد ہے آپ کی؟"یک دم وہ گریبان میں ہاتھ ڈالتی چیخی۔

"تم تو جیسے جانتی ہی نہیں کہ میری بات کا مطلب کیا ہے۔۔دور ہٹو۔۔مجھے کورٹ پہنچنا ہے دیر ہورہی ہے۔تمھاری بکواس سننے کا فضول وقت نہیں ہے میرے پاس۔"ناگواری سے دور جھٹکتے وہ دروازے کی جانب بڑھے۔

"شاید آپ بھول رہے ہیں کہ ابا نے آپ کی شادی مجھ سے کیوں کی۔۔کیوں آپ کی پسند کو ترجیح نہیں دی گئی۔۔کیوں مجھے چنا انہوں نے۔"سینے پر ہاتھ مارتی وہ اُن کی جانب بڑھی۔

"پر کوئی بات نہیں۔۔میں بتادیتی ہوں۔"قدم ابھی بھی بڑھتے جارہے تھے۔جعفری صاحب کے پاس پہنچ کر وہ رکی۔وہ مٹھیاں بھینچ کر ضبط سے اُن کے زبان سے نکلے الفاظ سننے لگے۔

"کیوں کہ ابا کو ہرگز یہ گوارہ نا تھا کہ اُن کی اکلوتی بہو طلاق یافتہ ہوتی۔۔ارے طلاق یافتہ کو چھوڑے۔۔ایک بیٹے کی ماں ہوتی۔اور پھر ایسی عورت کو وہ اپنے اکلوتے بیٹے کی بیوی کیسے بناتے جو دولت کی ہوس کی بچاری اپنے پہلے شوہر کو دھوکہ دے کر انہی کے بیٹے کو خوش کرنے کے پیچھے اُسی غیر مرد کے۔۔۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور یہاں جعفری صاحب کی بس ہو چکی تھی۔۔اپنی ہمت ختم کرتے دروازے کے پاس پڑے واس کو اچانک اٹھاتے اپنی ہی بیوی کے سر پر اتنی زور سے مار گیے کہ دل میں موجود شیطان بھی سراہے بنا نا رہ سکا۔

وہ بے یقین نظروں سے سر کے اوپر ہاتھ پھیرتی نمی محسوس کرنے لگی۔ہاتھوں کو نظروں کے سامنے لانے کی دیر تھی کہ فضا میں اچانک ان کی ہولناک چینخ واضح ہوئی۔ہاتھوں پر نظریں جمائے وہ نیچے کی طرف بیٹھتی گئی۔سر سے خون مسلسل بہتا جا رہا تھا۔ایک طرف جعفری صاحب ہاتھوں سے واس کو دیوار پر مارتے جا رہے تھے جب تک وہ مکمل چکنا چور نا ہو گیا ہو۔ان کا چہرہ تبدیل ہوتا جا رہا تھا۔چہرے پر سیاہی بھرتے جا رہی تھی۔انسان میں ابلیس کی خصلت آنے لگ جائے تو چہرے تو تبدیل ہو جاتے ہے۔۔اگر نا ہو لوگوں کے قلب مرنے سے پہلے مردہ ہو جائے۔۔یہ مکروہ چہروں پر آیا پردہ ہی تو ان کی شیطانیت کو ڈھانپ لیتا ہے۔جیسے چند لمحے بعد ابلیس کا چہرہ چھپ چکا تھا۔اب وہ مسلسل گہرے سانس بھرتے آنکھوں میں ناگوری اور لاپرواہی لیے دروازہ کھولتے باہر کی جانب بڑھ گئے۔دروازے کے بند ہونے کی زوردار آواز کے ساتھ اندر گڑگڑاتے وجود کی آنکھیں بھی ٹھک سے بند ہو گئی تھی۔۔اب سیاہ محل کے اُس تاریک کمرے میں کوئی بھی سماعت نہیں بچی تھی۔وہ کمرہ خاموش تھا۔۔بالکل خاموش ۔۔ویران سا۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بچے بابا بہت یاد کر رہے ہیں تمہیں کل میں یا حدیم تمہیں لینے آئے گے تیار رہنا۔" اپنے ہونٹوں کو جیب سے نکالے گئے رومال سے تھپتھپاتا وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ حدیم بھی اُس کی بات پر تائید میں سر ہلاتا اٹھ کھڑا ہوا۔ سنیہا کچھ روٹھے منہ سے دیکھتی اثبات میں سر ہلا گئی۔

التمش آگے بڑھتا اُسے اپنے حصار میں لے گیا۔ نرمی سے سر پر بوسہ دیتا اماں بی کی جانب بڑھا جو حدیم سے کچھ دیر اور رُک جانے کا کہہ رہی تھی۔

ارے اماں بی۔۔ آپ آیئے گا نا کل ہمارے ساتھ۔۔" حدیم کی بات سنتے التمش نے بھی تاکید" میں سر ہلایا۔

"ہاں نا اماں بی۔۔ آپ بھی آجایئے گا۔ مجھے بہت اچھا لگے گا۔"

نہیں بیٹا تم لوگ ہی ملو۔ مجھے کل صائمہ کی طرف جانا ہے۔۔ اللہ خیر کرے اس نے پتہ نہیں" کیوں بلایا ہے۔۔ میرا جانا ضروری ہے آخر کو اکلوتی بہن ہے میری۔" اماں بی سہولت سے انکار کر گئی۔۔ جیسے وہ خود بھی نہیں جانا چاہتی تھی۔۔ مگر کیوں؟ یہ بات التمش اور حدیم کے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا مگر شاید ایک وُجود اور بھی تھا جو جلد راز و نیاز سے آشنا ہونے والا تھا۔

ٹھیک ہے پھر ہم چلتے ہیں۔ اپنا خیال رکھیے گا۔" اماں بی کے سر پر دونوں باری باری بوسہ دیتے" باہر کی جانب بڑھے۔ سنیہا اُن کو باہر کی جانب بڑھتا دیکھ جلدی سے اُن کے پیچھے ہی لپکی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

التمش ماموں۔۔ حدیم ماموں" گاڑی کی جانب بڑھتے ان کے قدم رُکے۔۔ دونوں نے بیک" وقت آنکھوں میں سوال لے کر اُسے دیکھا۔ جو اتنے میں ہی بری طرح ہانپ چکی تھی۔ بڑی سے چادر ابھی بھی وُجود کو اچھے سے ڈھانپے ہووے تھی۔

التمش ماموں۔۔ آپ منہل کو بھی لے آیئے گا نہ کل۔۔ بہت مزا آئے گا۔"ایک مان سے" پوچھتی وہ آنکھیں ٹپٹپانے لگی۔ جانتی تھی ماموں کا منہ بگڑے گا اور اچھا خاصا بگڑے گا۔ بس پھر کیا تھا۔۔ سنیہا کے جوان جہان التمش "ماموں" کلس کر ڈرائیونگ سیٹ سمبھال گیے۔ اس کے تاثرات دیکھتے دوسرے ماموں بھانجی کا زبردست قہقہ چھوٹا۔ التمش اُن کے قہقے دیکھ اپنی گاڑی کو سٹارٹ کرتا دیکھ زن سے بھگا گیا۔ (ویسے اب آپ کو پتہ چل گیا ہوگا کہ بعد میں منہل سہی ہی کہتی ہے۔۔ اب نام اور صحبت کا کچھ تو اثر آتا ہی ہے۔)

اپنی ہنسی کو بریک لگاتے جب یہ سمجھنے کی باری آئی کہ ہوا کیا ہے تو یہ وقت تھا جب دونوں کے منہ سے قہقوں کی جگہ سرد اہ نکلی۔۔

ہمیشہ کی طرح اب کی بار بھی وہ ایک دوسرے کے منہ کو تکنے لگے پھر یک دم دوبارہ سے ہنس پڑے۔

ہمیشہ ایسے ہی ہوتا تھا۔۔ جب جانے کا وقت آتا وہ دونوں التمش کو مکمل زِچ کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑتے اور نتیجے میں ہمیشہ حدیم کو سزا کے طور اپنی گھر کی گاڑی کو چھوڑ کر باہر سے خود آنا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پڑتا۔اور سنیہا کی سزا؟؟ارے التمش اپنی "زبردستی کی رضاعی بھانجی" کو کچھ کہہ سکتا تھا بھلا۔۔دے ہی نا دے سزا!۔۔مگر وقت کے کھیل بھی برے نرالے ہوتے ہیں۔۔انسان کی سوچ کو بری طرح سے مجروح کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے۔انسان کب کس موقعے پر بغیر لڑے جیت جائے اور کب کس موقعے پر سر توڑ کوشش کرنے کے بعد بھی ہار جائے۔ہم ادنٰی انسان نہیں جان سکتے۔۔یہ تو بس خدا ہی جان سکتا ہے۔اب کوئی جان سکتا تھا کہ وہ التمش جو اُس کے جھوٹے آنسوں تک پر بھی ایسے تڑپتا تھا جیسے کسی نے اُس کے دل کو مٹھی میں جکڑ کر زور سے دبا دیا ہو۔۔وہ التمش ہی تو تھا۔۔جو سنیہا کو سب سے بڑی سزا دینے جا رہا تھا۔۔اور محبت سے دستبردار ہونے کے اذیت ناک فیصلے کے سرے عام اعلان سے بڑی کوئی سزا ہو سکتی ہے "بھلا؟

مگر میں نے کہا نا! وقت کے کھیل کوئی نہیں جان سکتا۔۔"سزا بغیر وجہ کے تو خدا بھی نہیں 'دیتا۔۔تو پھر خدا اپنی مخلوق کو کیسے دینے دے سکتا تھا؟

پر خیر وقت کے کھیل کو کبھی نا کبھی اختتام پر پہنچنا ہی ہوتا ہے نا!۔۔اور کون جانے کہ حسین اختتام کتنوں کی بربادی اور خطاؤں کی داستان سنانے کے لیے بے تاب تھا۔کتنے راز اپنے سینے سے چیر کر لوگوں کو دکھانے کے انتظار میں تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اپنی ہنسی کو بریک لگاتے سنیہا نے اُسے ہاتھ کے اشارے سے باہر بڑھنے کو کہا۔ انداز ایسا "کہ بھئی اب جائیے۔۔ بھگتے اپنی سزا"۔ آنکھیں گھوماتا باہر کی جانب بڑھنے لگا۔

سنی۔۔ "خود کو پُکارتا دیکھ وہ آبرو اچکا گئی۔ جیسے پُکار کی وجہ جاننا چاہتی ہو۔"

انسان کو آنکھیں پڑھ لینے کا ہنر آجانا چاہیے۔۔ بہت سے دھوکے سے بچ سکتا ہے۔ "کچھ پل" کے لیے وہ آگے بڑھتی ساکت ہو گئی۔ چہرے کا رنگ تبدیل ہونے لگا۔ پھر یک دم وہ کچھ پوچھ بیٹھی۔

"اور اگر آنکھوں کو پڑھنے کے بعد بار بار جھٹلانے کے بعد بھی اُن میں ایک ہی تحریر ہو تو؟"

"لیکن اگر تحریر جھوٹ نِکلی تو۔۔ پرکھ لینا چاہیے نہ؟"

"اور اگر تحریر ہر بار پرکھنے پر بھی سچ ہی نکلے تو؟"

تو پھر انسان کو آنکھوں میں چھپی اس تحریر کو ہمت سے قبول کر لینا چاہیئے۔۔ جھٹلانے سے "صرف بصارت ہی نابینا ہوگی۔۔ دل پر پردہ کبھی نہیں پڑے گا۔

"اور اگر پردہ پہلے سے ہی پڑا ہو تو؟"

"پردوں کو سرکنے میں دیر ہی کتنی لگتی ہے؟"

"اور اگر پردے کو تھام لیا جائے۔۔ اُسے سرکنے سے بچا لیا جائے۔۔ پھر؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

انسان پھر پہلے سے ہی سہی اور مضبوط پردے کا انتظام کر لے۔۔بار بار تھامنے سے ہاتھ اور دل "دونوں بیزار ہو جائے گے۔

مطلب؟؟"سنیہا نے سر کو ہلکا سا بائیں جانب کرتے اچھنبے سے استعفار کیا۔"

کچھ نہیں۔۔وقت سب سمجھا دے گا۔"ہلکا سا مسکراتے وہ آگے کو بڑھ گیا۔۔اور پیچھے وہ ابھی" تک اُس راستے پر لگے قدموں کے نشان کو دیکھتی جا رہی تھی۔

بھائی دروازہ کھولے۔۔میں فلیٹ کے باہر کھڑی ہوں"عاصم کو فون کر کے موبائل کو اپنے" بیگ میں رکھتی اِدھر اُدھر دیکھنے لگی۔وہ اس وقت آسمانی رنگ کے کرتا شلوار میں ملبوس سفید ڈوپٹے کو سر پر پھیلائے۔۔کانوں میں چمک دار ڈائمنڈ کے چھوٹے چھوٹے ٹاپس پہنے خوبصورت تو بہت لگ رہی تھی۔ہاتھوں میں بہت سے شاپنگ بیگ پکڑے وہ آج بہت پر جوش اور خوش نظر آ رہی تھی۔

معاًدروازہ کھولنے کی آواز پر کھولنے والے کو بھی نظر انداز کرتی فٹافٹ اندر کی جانب بڑھی۔جلدی سے لاؤنج میں لگے صوفے پر بیٹھی اشمل کو گلے لگا گئی۔

ارے بھابھی میں اتنی خوش ہوں۔۔اتنی خوش ہوں۔۔کہ میں بتا نہیں سکتی۔میں فائنلی" پھوپھو بننے والی ہوں۔۔مجھے تو یقین ہی نہیں آ رہا۔۔لیکن میں بتا رہی ہوں پہلے سے میرے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بھتیجا یا بھتیجی جو بھی ہو میں اُنھیں خود کو پھوپھو نہیں کہنے دوں ہی۔۔یو نو وائب نہیں آتی۔۔پیچھے کٹنی والی فیل آتی ہے اور میں ٹھہری آپ کی اتنی پیاری اور سپور ٹو نند تو وہ مجھے بیا کہہ کر بلائے گے۔۔ہاں اگر آنی۔۔۔"اشمل اُس کے منہ پر ہاتھ رکھ گئ جو جب سے آئی تھی کسی کو دیکھے بغیر بولے ہی جا رہی تھی۔۔ایک لمحے کا بھی سانس نہیں لینے دیا۔

بس کرو۔۔سانس تو لے لو۔۔ابھی کافی وقت ہے" منہ پر ہاتھ رکھتی وہ کچھ اشارے سے" کرنے لگی۔

منہل نا سمجھی سے دیکھتی اپنے لبوں سے ہاتھ ہٹا گئی۔۔اشارے کو سمجھے بغیر ایک مرتبہ پھر سے بولنا شروع ہوئی۔

ہاں تو کیا ہوا وقت ہے تو تیا۔۔۔"ابھی باقی کے الفاظ منہ میں ہی تھے جب اپنے سامنے" کھڑے التمش اور عاصم کو دیکھ کر ایک دم سے کھانسنے لگی جو ہونکو کی طرح منہ کھولے اُسے نون اسٹاپ بولتے دیکھ رہے تھے۔

کھانستے کھانستے اشمل کو دیکھنے لگی جس کے تاثرات سنجیدہ مگر لبوں پر ہنسی دبانے کی بھرپور کوشش جاری تھی۔۔انداز ایسے کہ بھئی "کر تو رہی تھی اشارے۔۔دیکھا اپنی لاپرواہی کا "نتیجہ۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اپنی بھابھی کے انداز کو سمجھتی جھنجھلاہٹ میں اُن دونوں کی طرف دیکھنے لگی جواب منہ کو بند کیے سامنے ہی صوفے پر اپنی اپنی جگہ سمبھال چکے تھے۔

مجھے نہیں پتہ تھا کہ تم اتنا بولتی ہو۔"التمش کی طرف ایک نظر دیکھتے عاصم نے ٹکرا لگانا بہتر سمجھا۔

آپ کو تو میرے بارے میں بہت کچھ نہیں پتہ۔۔اور ویسے بھی میں اب ہٹلر جیسی شکل لے کر تو چوبیس گھنٹے نہیں گھوم سکتی نا۔۔زندگی میں کبھی مسکرا کر بول بھی لینا چاہیے۔"جواب بھلے عاصم کو دیا گیا تھا مگر طعنہ کسے مارا گیا تھا۔۔بجنے والے کو خبر ہو چکی تھی۔

یہ تم نے ہٹلر کیسے کہا؟؟"عاصم نا سمجھی سے باری باری دونوں کو دیکھتا سوال کر گیا۔جو ایک دوسرے پر نظریں جمائے کہی کھو سے گئے تھے۔۔

کیا ضرورت تھی ہٹلر کو بلیک پہننے کی۔۔کمبخت دل تم تو سمبھل جاؤ اب باہر نکلنے کا ارادہ ہے؟۔کیا کبھی کسی نے انہیں نہیں بتایا کہ یہ بلیک کلر میں کس قدر وجیہہ لگتے ہیں؟۔۔ھیں ۔۔بھلا کوئی کیوں بتائیے گا۔۔یہ حق صرف میرا ہے۔۔"اپنی ہی سوچ پر جھر جھری لیتے وہ یک دم اُس کی نظروں کو خود پر محسوس کرتی گھبرا سی گئی۔

کیا وہ تب سے اُس پر نظریں جمائے ہوئے تھا۔۔وہ بھی تو کب سے اُسے گھور گھور دیکھ رہی تھی۔۔اور اسی لمحے التمش نے اپنی شرٹ کی آستینوں کو ایک ہاتھ سے فولڈ کرتا عاصم کی بات

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سننے لگا جو اپنی بات کے جواب پر لاپرواہی سے ساتھ بیٹھے التمش کو کچھ بتانے لگ گیا۔۔اور اپنے عمل کا نوٹس لیے بغیر کہنیوں کو تھائی پر رکھتا دونوں انگلیوں کو ہونٹوں پر رکھتا بات جاری رکھنے لگا۔ مگر سامنے والی کی حالت تو جیسے زیادہ ہی عجیب ہو گئی۔۔واللہ۔۔کالے کپڑے اور اُوپر سے ابھری ہوئے رگیں۔۔وہ اور نہیں دیکھ سکتی تھی۔ جلدی سے اشمل کا ہاتھ پکڑتی وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔ایسے کرنے سے اُس کی گود میں دھرے سارے بیگز زمین بوس ہوئے۔ التمش اُس کی حرکات کو تیر چھی نظر سے دیکھتا اُنگلیاں مزید ہونٹوں میں پیوست کر گیا۔۔کیا کسی نے دیکھا کہ کیسے وہ اپنی مسکراہٹ کو بھرپور طریقے سے روکنے کی کوشش کر رہا تھا۔؟

"اتنی جلدی کس بات کی ہے؟" مسکراہٹ دبائے وہ اُس کے پیچھے ہی قدم بڑھا گئی جو بیگز کو جلدی سے سمیٹ کر ہاتھوں میں لیتی دوبارہ سے چلنے لگ گئی تھی۔۔کمرے میں پہنچ کر جلدی سے بند دروازے کے ساتھ لگتی اپنی دھڑکنوں کو قابو کرنے لگی جو مسلسل تیزی سے دھڑکنے میں مصروف تھی۔

"اتنی ہی محبت کرتی ہو تو طعنے کیوں مارتی ہو؟" بیڈ پر التی پالتی مار کر مزے سے شاپنگ بیگز کو کنگھالتی اشمل نے اس کی حالت پر چوٹ کرنا ضروری سمجھا۔

"محبت اور اس ہٹلر سے۔۔کر ہی نہ لوں۔" خود پر قابو پاتی وہ ساتھ ہی بیڈ پر دھڑام سے بیٹھ گئی۔

"اچھاااا۔۔نہیں کرتی اس سے محبت؟" اچھا کو اچھا خاصا کھینچا گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہاں ٹھیک ہے بھئی۔۔ کرتی ہوں محبت۔۔انکاری تھوڑی ہوں۔" جلدی سے پینترا بدلتی اب کی بار بیڈ پر چت لیٹ گئی۔

شرم تو نہیں آتی بھابھی کے سامنے محبت کا اعتراف کرتے ہوئے۔" سر پر نرمی سے چیت لگاتے مصنوئی گھوری سے نوازا گیا۔

لو جی۔۔شرم کی کیا بات۔۔شوہر ہے میرے۔۔اور ویسے بھی اپنے محرم سے محبت کرنے میں کسی شرم ؟۔اور میں منہل التمش انصاری ہوں۔۔سچ بولنے میں کسی شرم۔۔"لہجہ یک دم فخریہ ہو گیا جیسے اشمل نے واضح طور پر محسوس کیا۔

اس کے نام پر بہت فخر ہے تمہیں۔"منہل نہیں سمجھی کہ یہ سوال کیا گیا تھا یا بتایا گیا تھا۔"

تم ہمیشہ اپنے نام کے ساتھ اُس کا نام ضرور لگاتی ہو۔ہے نا!!"منہل چند لمحے انہیں دیکھتی رہی پھر آہستگی سے سر کو ہلاتی کمرے کی چھت کو دیکھنے لگی۔

"بہت محبت ہے تمہیں اس کے نام کے ساتھ جُڑے اپنے نام سے ؟

"ہاں "

"کتنی"

اتنی کہ میں چاہتی ہوں کہ میرے جنازے کا جب اعلان ہو تب بھی میں صرف اُن کے نام

"سے پُکاری جاؤ۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اشمل چند لمحے اُسے نرمی سے دیکھتی رہی۔۔ پھر آہستگی سے اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھوں پر رکھ گئی جنہیں کو باہم ملائے اپنے پیٹ پر رکھے ہوئے تھی۔ منہل اُس کی موجودگی محسوس کرتی پھر سے بولنا شروع ہوئی۔۔ مگر اب کی بار لہجہ بھیگا ہوا تھا۔

ہاں وہ مجھے ستاتے ہیں، میرا دل دکھاتے ہیں۔۔ مگر پھر بھی جب۔۔ جب وہ اپنا نام ہٹانے پر " مجھے جھڑکنے لگتے ہیں۔۔ جب میرے نام کے ساتھ خود کا نام لگا کے مجھے جتاتے ہیں کہ میں صرف اُن کی ہوں۔

تو ایسا لگتا ہے جیسے اُنہوں میں اپنے تمام دیے گئے زخموں کا ازالہ کر لیا ہو۔۔ نفرت ہونے کے باوجود بھی مُجھ پر کسی کی نظر برداشت نہیں کرتے۔۔ میری حفاظت کرتے ہیں۔ میرے دل میں اُن کا مقام بڑھ جاتا ہے۔۔ محبت نہ سہی مگر عزت اور تحفظ تو دیتے ہیں نا۔

محبت کے بغیر تو زندہ رہا جا سکتا ہے مگر عزت کے بغیر انسان موت سے پہلے مردہ ہو جاتا ہے۔""

اُن کا نام مجھے بہت پیارا ہے۔" اُس نے اپنے آنسوں کو بہنے دیا۔ ایک وہی تو تھی جس کو سنیہا کے جانے کے بعد وہ ہر بات ہر راز باآسانی سنا دیا کرتی تھی۔

کھوئے ہوئے لہجے میں وہ بولتی جارہی تھی۔ اشمل کو بولتا دیکھ وہ پھر سے بولی۔

وہ نفرت نہیں کرتے مجھ سے۔" نفی میں سر ہلاتے وہ روتے روتے مسکرانے لگی۔"

مطلب۔۔ میں۔۔" اشمل اُس کے سمجھ جانے پر اپنی جگہ چور سی بنتی وضاحت دینے لگی۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں جانتی ہوں آپ جو پوچھنے والی تھی۔۔اُسی کا جواب ہے کہ التمش مجھ سے نفرت نہیں "کرتے۔۔ہاں مگر ہمیشہ نفرت کے دعویدار رہتے ہیں۔

اور تمہیں کیسے پتہ؟"آبرو اچکا کر سوال کیا گیا۔"

میرے علاوہ کس کو پتہ ہوگا؟۔محبت کے اظہار کے لیے ہمیشہ الفاظوں کی ضرورت نہیں ہوتی" ۔اور میری محبت اتنی تو مضبوط ہے کہ اُن کے دل تک رسائی حاصل ہے۔۔دل میں کیا چھپائے بیٹھے ہیں وہ نہیں جانتے مگر میں جانتی ہوں۔۔دیکھنا بھی ایک دن آئے گا۔۔خود پر نفرت کا خول وہ خود ادھیرے گے۔

تُمہیں واقعی یہ سب محبت لگتی ہے؟"افسوس سے کہتی اشمل اب ساتھ ہی لیے چکی تھی۔"

محبت نہیں تو اور کیا ہے؟"وہ مُسکرا کر سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی۔"

یہ تو عشق ہے"اتنا حیران لہجہ۔۔منہل قہقہ لگا یا گئی۔"

عشق کے مراحل سے ناآشنا ہے ابھی لوگ۔"سادگی سے کہتی وہ کندھے اچکا گئی۔"

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

سر نیمل میم نے مجھے سب کچھ سمجھا دیا ہے۔۔ماننا پڑے گا۔۔کیا ذہنیت ہے۔۔ایسے ایسے " پوائنٹس بتائیے ہے کہ اسلم پاشا جیتنا مرضی بڑا وکیل لے آئے۔۔کیس تو ہم ہی جیتے گے۔"

شبیر صاحب پر جوش سے بولتے کورٹ روم میں بیٹھے تھے۔عدالت لگنے میں کم وقت ہی بچا تھا۔امکان پورے تھے کہ فیصلہ آج ہی ہو جاتا۔ جعفری صاحب اپنی مخالف سمت بیٹھے اسلم پاشا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کو برے تنفر سے دیکھ رہے تھے جو اپنی موچھوں کو تاؤ دیتے پر سکون سے بیٹھے تھے۔اور یہی سکون جعفری صاحب کو بری طرح سے کھٹک رہا تھا۔۔سر کو جھٹکتے وہ شبیر صاحب کی جانب متوجہ ہوئے جو کچھ پیپرز اُن کی طرف بڑھا رہے تھے۔

دیکھے سر۔۔ایک سو ایک طریقے میم نے نوٹ کروائے ہیں۔۔مجھے تو بالکل حیرت نہیں "ہوئی۔ایسے ہی تو وہ دو دو ملکوں کی ٹاپ وکیل نہیں ہے۔۔مگر ایک بات مجھے سمجھ نہیں آئی۔

شبیر صاحب کے لہجے میں عجیب سا تجسس در آیا۔

وہ کیا؟" پیپرز کو کمینی سے مسکراہٹ کے ساتھ دیکھتے وہ استغفار کرنے لگے۔"

یہی کا نیمل میم مجھے ظاہر رکھ کر خود سایہ کیوں بن رہی ہے؟ٹریجڈی اپنی۔۔طریقہ " "اپنا۔۔دلیلیں اپنی۔۔مگر کوٹ میں میں کیوں کیس لڑوں؟

انہہ۔۔شبیر صاحب۔"ابھی وہ کچھ بولتے کہ اپنی طرف آتے اسلم پاشا کو دیکھتے غرور سے " کُرسی کی پُشت پر ٹیک لگا گیے۔

ہونٹوں پر بہت مسکراہٹیں کھل رہی ہے۔۔مگر کوئی بات نہیں۔۔زیادہ دیر یہ مسکراہٹ " نہیں ٹکنے والی۔"اُن کے لہجے میں کچھ ایسا تھا کہ جعفری صاحب بے اختیار ٹیک چھوڑ کر آگے ہو کر بیٹھنے پر مجبور ہو گئے۔

"اور تمھیں ایسا کیوں لگتا ہے؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ویسے کھیل بہت اچھا کھیلا ہے تم نے۔۔ماننا پڑے گا کیا شیطانی۔۔میرا مطلب ہے ذہین دماغ" پایا ہے۔۔عین الیکشن کے وقت۔۔اتنی زبردست چال چلی ہے کہ تمہیں سراہنے کا دل کر رہا ہے۔"مصنوئی قہقہ لگاتے وہ اُن کا کندھا تھپتھپانے لگے۔

جعفری صاحب بھرپور طریقے سے مسکرائے۔

اتنے قہقے نا لگائے پاشا صاحب یہ نا ہو کہ قہقوں کے بدلے چینخیں نکالنی پڑے۔"لبوں پر شیطانی مسکراہٹ لاکر کندھے سے ہاتھ ہٹا گئے۔

یہ تو وقت بتائیے گا ناکہ کس کی چیخیں نکلتی ہے اور کس کے قہقے۔۔حوصلہ رکھو" ۔۔میرے۔۔۔دوست "آخری لفظوں پر خاصا زور دے کر وہ اپنی جگہ کی طرف بڑھ گیے۔

جعفری صاحب تمسخر سے دیکھتے سامنے کی طرف دیکھنے لگے۔۔

جج کی آمد ہو چکی تھی۔۔تمام لوگ اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے اُنھیں سلام پیش کرنے لگے۔ساتھی وکیل جلدی سے اُن کے لیے کُرسی دھکیلتے احترام پیش کرنے لگے۔ہاتھ کے اشارے سے سب کو بیٹھے کا اِشارہ کرتے وہ خود بھی اپنی جگہ سمبھال گیے۔

عدالت شروع کی جائے۔"جج صاحب نے پاس رکھی ایجاد کو میز پر مارتے حکم جاری کیا۔" اِک منٹ۔۔معذرت جج صاحب ہماری وکیل آتی ہی ہو گی۔"اسلم پاشا کا خاص آدمی کھڑے" ہوتے معذرت خواہ لہجے میں بولا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وکیل تک توڈھنگ سے ہائر نہیں کیا گیا۔۔چلے ہیں جعفری بیگ سے مقابلہ کرنے۔"غرور "سے بولتے وہ اپنی داڑھی کو سہلانے لگے۔

ویسے جعفری صاحب۔۔جو کوئی بھی وکیل ہوگی۔۔داد دینی پڑے گی اُس کی ہمت کی۔۔اتنی ہمت ہے کہ جعفری بیگ جیسے مضبوط انسان کے خلاف لڑے گی۔اپنے عورت ہونے کا ہی خیال کرلیتی۔۔"شبیر صاحب کی سرگوشی نما آواز سنتے وہ دونوں ہنسنے لگے۔

جج سے پہلے وکیل آتا ہے۔۔بعد میں نہیں۔۔کیسا۔۔"اس سے پہلے جج صاحب مزید" بولتے۔۔ہیل کی ٹک ٹک نے سب کی توجہ اپنی جانب مذبول کروائی۔۔

وہ آرہی تھی۔سفید قمیض شلوار پر سیاہ کوٹ پہنے گلے میں سیاہ اونی ملفر لٹکائے۔۔اپنی سیاہ چمک دار اونچی ہیل کی ٹک ٹک سے ماحول میں ارتعاش پیدا کرتی وہ آرہی تھی۔۔"بلاشبہ وہ اعتماد سے چلی آرہی وکیل "نیمل جعفری" تھی۔سب بے اختیاری میں اُس کے مضبوط قدم پر نظریں جمائے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔۔بھلا اتنی عظیم اور قابل ہستی آئے اور لوگ اس کے استقبال کے لیے کھڑے بھی نہ ہوتے۔۔کیا مذاق ہو جاتا!

جج صاحب بے اختیاری میں کھڑے ہو چکے تھے۔نیمل کو اپنی طرف آتا دیکھ جعفری صاحب خُوش گوار ہوتے کھڑے ہوئے۔ تکبر سے اپنے کوٹ کے بٹن بند کرتے اس کی طرف دیکھنے لگے جو آن کے عین آگے کھڑے ہوتے مسکرا رہے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مجھے لگا تھا تم نہیں آؤ گی۔" دکھاوے کے ہاتھ بڑھاتے جعفری صاحب اُسے اپنے حصار میں لینے لگے۔۔

مجھے تو آنا ہی تھا ڈیڈ۔۔ ورنہ آپ کے تاثرات کو مس کر دیتی نا جو آپ کے چہرے پر کیس کی سنائی کے بعد آئے گے۔" مسکرا کر اُن کے گلے لگتی وہ آنکھیں موند گئی۔

وہ (i am proud of you my daughter) آئی ایم پراوڈ آف یو مائی ڈاٹر" اُس سے علیحدہ ہوتے فخر سے گویا ہوئے۔

(but i am not proud of you بٹ ایم نوٹ پراوڈ آف یو مائی ڈیڈ۔" dad) بغیر رخ موڑے۔ان سے علیحدہ ہوتی وہ آگے کو بڑھی۔۔چند قدم چل کر وہ رکی۔۔رخ موڑے بغیر چہرے کو دائیں طرف رخ موڑ کر پیچھے جعفری صاحب کو دیکھنے لگی جو نا سمجھی سے اُسے ہی دیکھ رہے تھے۔

میں نے کہا تھا نا ڈیڈ۔۔" نیمل جعفری اپنی زبان کی پکی ہے۔۔ایک بار جو کہہ دیا وہ میں کر کے بھی دیکھاتی ہوں۔۔پھر چاہے مقابل دشمن ہو یا دوست۔۔ نفی کی صورت میں تباہ کرنے سے گریز نہیں کرتی۔۔"

اور آپ کو پتہ ہے سب سے بڑا دشمن کون ہوتا ہے؟ اُنھیں سر سے پیر تک دیکھتی وہ مکمل طور پر مڑتی سر گوشی کر گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

" ابلیس "

جعفری صاحب کا وُجود سُن ہونے لگا۔

ابلیس کی تباہی مبارک ہو ڈیڈ "بھرپور طریقے سے مسکراتی وہ اسلم پاشا کی طرف بڑھی جو اُس کو دیکھتے آنکھیں دبا گئے۔ نیمل اپنی آنکھوں کو پورا گھوماتی ان سے کچھ فاصلے پر کھڑی ہو گئی۔

آپ سب لوگ یقیناً مجھے جانتے ہوگے۔ نیمل جعفری۔۔ جانی مانی وکیل ہوں۔۔ "پورے کورٹ روم میں نگاہیں گھوماتی مسکرائی۔ مگر ایک جگہ نظر پڑتے وہ ٹھٹھک گئی۔۔ وہاں وہ بیٹھا تھا جس کو وہ اپنے نقصان میں ہرا آئی تھی۔ عام سی سفید قمیض شلوار پر کالی چادر لیے ہاتھوں کو مٹھیوں کی صورت میں بند کیے وہ اسی کو پر سوچ نظروں سے تک رہا تھا۔ یک دم اُس کی آنکھوں کے سامنے کچھ لہرایا۔۔ کچھ پُرانا سا۔۔ شاید وہ ایک ڈائری تھی۔۔ ہاں! ایک بھورے خاکی رنگ کی پُرانی سے ڈائری۔۔ اور پھر۔۔۔ پھر اس کے آخری صفحے پر لکھی سطر کے بقیہ حصے کو پڑھتے یک دم اُس کی انکھیں اسپاٹ ہوئی۔ آرام سے نظریں پھیرتی وہ جعفری صاحب کو دیکھنے لگی۔

مگر آپ لوگ غلط سمجھ رہے ہیں۔۔ میں یہاں نیمل جعفری۔۔ جعفری بیگ کی بیٹی کی حیثیت "سے نہیں آئی۔ کوئی اور شناخت اپنا کر آئی ہوں۔

سب دم سادھے اُسے دیکھنے لگے۔۔ جعفری صاحب کو اپنا وُجود بے جان سا لگنا شروع ہو گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اسلم پاشا کی وکیل کی حیثیت سے کھڑی ہوں میں اس کورٹ روم میں۔" سے کو ہلکا سا خم دیتے وہ چہرہ سیدھا کر گئی۔ آنکھوں میں سُرخی اپنی شدت اختیار کرنے کو بے تاب تھی۔ مگر آنکھوں میں نمی نہیں تھی صرف غصہ تھا۔۔ "غلط اِنتخاب کرنے کا غصہ۔

ادا صعم جعفری کے جھوٹے قتل کا جو میرے کلائنٹ پر کو کیس کیا گیا ہے اُسے جھٹلانے۔۔"

تو بلا آخر اُسے اپنے سوال کا جواب مل ہی گیا تھا۔

"نیمل جعفری کا مقابلہ نیمل جعفری سے ہی ہونے جا رہا تھا۔"

اس کے اپنے وُجود سے۔۔ اپنے عکس سے۔۔ اپنے خون سے۔

کہانی کون سے سرے پر بکھرنے والی تھی اور کون سے سرے پر اپنے وُجود کو سمیٹنے والی تھی یہ فیصلہ سب سے زیادہ مشکل ہونے والا تھا۔۔ پر خیر۔۔ ہر برائی کا اختتام ضرور ہوتا ہے اور ہر کہانی کا بھی۔۔

کہانی اپنا وُجود مکمل نقش کر کے ہی مٹتی ہے۔

جاری ہے۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB